پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲ | مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۱ء سنہ بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالیانہ اہل شہر سے — عـ۱۱ـہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ — عـ۱۸ـہ

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ — عـ۱۲ـہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اوشینیا میں بھی انجیل کی ترقی اور فتحمندی جزایر فیجی کی مانند اُس رپورٹ سے ظاہر ہے۔ جو وہاں کے تجربہ کار اور پرانے مشنری جے جی پٹن صاحب نے نیو ہیبرج کی نسبت ولایت کو لکھی ہے کہ اُس عجیب کامیابی نے جو خدا نے ہمیں ان ۳۰ جزیروں میں عنایت کی ہے جو فی الحال ہمارے قبضہ میں ہیں اور اُن سلامتی اور برکتوں نے جو انجیلی تعلیم کا نتیجہ ہیں باقی کو وہ بُت پرستوں کو دیگر مشنریوں کے طلب کرنے پر آمادہ کر دیا ہے تاکہ ویسی ہی برکتیں اُنہیں بھی حاصل ہوں۔ مقام اَیرومینگا جہاں کے وحشیوں نے انجیل کو قبول کرنے سے پیشتر پانچ مشنریوں کو مار ڈالا اور کھا گئے تھے اب خدا کے فضل سے ایک مسیحی جزیرہ ہو گیا ہے اور اُن قاتلوں میں سے بعض ابتک موجود ہیں جو مسیح کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہمارے پاس پانچ جزیرے ہیں جو از اری مسیحی ہیں۔ اُنمیں چاروں طرف مبارک کام جاری ہے اور اسیطرح اُن سب جزیروں میں بھی جو ہمارے قبضہ میں ہیں لیکن اُنمیں سے بعض جزیروں میں چند روز سے خدا نے ہمیں بڑی کامیابی بخشی ہے۔ مثلاً ایک مشنری نے جنے گیارہ برس تک محنت کی اور ایک آدمی بھی مسیحی نہ ہوا پچھلے دس برس کے عرصہ میں ایک ہزار چھ سو آدمیوں کو بپتسمہ دیکر مسیحی کلیسیا میں شامل کیا۔ اُسکے پاس ۲۰ روزانہ سکول ہیں جنمیں ۱۵۰۰ طالبعلم موجود ہیں اور اُنکے تعلیم دیئے ہوئے اُستاد اُنہیں پڑھاتے ہیں۔ یہ اُستاد لوگ دس برس پہلے آدم خور تھے۔ مشنری موصوف نے ۸۰ دیگر اشخاص کو تعلیم دیکر معلم اور انجیلی مبشر مقرر کیا ہے جو بیرونجات میں اور مشنریوں کے ساتھ ہم خدمت ہیں۔ ایک دوسرے مشنری نے گذشتہ گیارہ سال میں ڈیڑھ ہزار اشخاص کو مسیحی کیا۔ ایک مشنری نے اُسی عرصہ میں ایک ہزار آدمیوں کو دین عیسوی سے مشرف فرمایا۔ اُنکے پاس ۲۶ سکول اور اُنکے جزیرہ میں جسمیں آٹھ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے خداوند کا کلام بسرعت پھیل رہا ہے +

(پنجاب مشن نیوز)

ایک شخص سائل ہے کہ جیسا محمدیوں کے ہاں مکہ میں جاکے کعبہ کا طواف وحج کرنا اور ہندوؤں میں دوارکا وغیرہ تیرتھوں میں جاکے ثوابیاب ہونا خیال کیا گیا ہے کیا عیسائیوں کے ہاں بھی کوئی مقام ایسا متبرک سمجھا جاتا ہے کہ وہاں جانے اور زیارت کرنے سے گنہگار انسان ناجی اور مغفور و مقبول خدا ہو جائیگے سائل کے لئے صلاح یہہ ہے کہ وہ یوحنا کی انجیل کے چوتھے باب میں خداوند یسوع کی مکالمت کو بغور پڑھے جو اُسنے سامری عورت کے ساتھ کی اور فرمایا کہ اے عورت مجھپر یقین لا کہ وہ گھڑی آتی ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں باپ کی پرستش کروگے بلکہ سچے پرستار روح اور راستی سے ہر کہیں باپ کی پرستش کر سکتے ہیں اور وہ ایسے پرستاروں کو چاہتا ہے۔ دُنیا کے لوگ بیفایدہ جھگڑتے کہ فلاں مقام زیادہ متبرک اور مقدس ہے۔

اکثر محمدی کعبہ کی زمین کو پاک ترین سمجھتے لیکن شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے زمین کربلا کو کعبہ سے زیادہ شرف و مرتبہ بخشا ہی۔ چنانچہ مشہور شاعر مرزا سلامت علی دبیر نے کہا ہو کہ۔

حق نے زمین کعبہ پہ اُسکو شرف دیا	پیدا کئی ہزار برس پیشتر کیا
بالی زمین کعبہ نے کعبہ سے جب ضیا	لکھا ہی فخر و کبر کیا پیش کبریا
یکتا ہوں کائنات میں اب بیعدیل ہوں	یعنی زمین خانہ رب جلیل ہوں
پہنچا خطاب حق کہ تجھے حق کا ڈر نہیں	بس اے زمین بس یہہ سخن معتبر نہیں
کیا کربلا کے رتبوں کی تجھکو خبر نہیں	ایک ذرہ اُسکے سامنے تیرا وقر نہیں
لازم نہیں سبقت بلد کربلا تجھے	واجب ہی خدمت پسر مصطفے تجھے
بار و گر خیال جو ایسا ہوا تجھے	ہم خاطر حسین سے دینگے سزا تجھے
گرکی برابری میرے فدیہ کے ٹھہرے	دوزخ میں سرنگوں تجھے ڈالینگے ٹھہرے

اب کہئے کعبہ کو جانا بہتر ہی یا کربلا کو؟ خداوند اپنے حقیقی پرستاروں کو ایسے جھگڑوں سے محفوظ رکھے ✦

واقعات توریت وقرآن میں صریح مخالفت

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی میں لکھا ہو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ میں اوریاہ کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے میں بہت اختلاف ہی۔ بعضے مفسروں نے یہہ قصہ اسطرح بیان کیا ہو کہ شرع اور عقل اُسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی۔ جو کچھ صحت کے ساتھ معلوم ہوا ہو وہ یہہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اُسکا نکاح ہو جائے۔ عورت کے ولیوں کو اُسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اسلئے نکاح نہ ہونے دیا۔ حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام بھیجا اور حضرت داؤد کے ننانوے بی بیاں تھیں عتاب الہی داؤد پر اس لئے ہوا کہ اوریاہ کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور اُس سے نکاح کر لیا۔ جبرائیل اور میکائیل دو متخاصمین کی صورت پر اپنے اپنے ساتھ فرشتوں کا ایک ایک گروہ بشکل انسان لیکے داؤد کے پاس آئے اور بیان کیا کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میری ایک ہی بھیڑی ہو اسنے غلبہ کرکے وہ بھی لیلی۔ داؤد نے کہا کہ اگر یہہ کیفیت واقعی ہو تو اسنے ظلم کیا۔ جب حضرت داؤد نے یہہ بات کہی تو وہ کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہو گئے۔ پس حضرت داؤد سوچ میں گئے اور مغفرت مانگی۔ دیکھو تفسیر سورہ صٓ ✦

اب اس بیان کا (جسکو مفسر صحت کے ساتھ معلوم کیا ہوا بتاتا ہی) مقابلہ ۲ سموئیل ۱۱ و ۱۲ باب سے کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ مصنف اور مفسر قرآن صحیح واقعات انبیائے یقینی معلوم کرنے میں کسقدر قاصر ہیں ✦

ویعبدون من دون اللہ ما لا ینفعہم ویقولون ھٰؤلاء شفعاءنا عند اللہ یعنی پوجتے ہیں اللہ کے سوا اس چیز کو جو نہ اُنکا برا کرے اور نہ بھلا کرے اور کہتے ہیں یہہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس۔ سورہ یونس رکوع ۲ یہہ مشرکان عرب کی نسبت کہا گیا۔ اور اس آیت قرآنی سے چار باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہہ کہ وے اپنے بتوں کو نہ اپنا اور نہ غیر کا خالق و مالک بتاتے تھے اور نہ اُنکو ذات الہی کے برابر جانتے تھے۔ سوم یہہ کہ وے ذات الہی کی الوہیت کے منکر بھی نہ تھے۔ اور چوتھے یہہ کہ وہ لوگ اُن اصنام معتقدہ کو اپنا شافع عند اللہ بتانیکے باعث مشرک کہلائے۔ اب ناظرین غور کریں کہ حضرت محمد صاحب حجر اسود کی میں وہ صفت ثابت کرتے جو مخصوص بذات الہی ہو یعنی علم غیب۔ مشکوٰۃ المصابیح میں درباب دخول مکہ و طواف صفحہ ۲۲۰ میں لکھا ہی قال رأیت عمر یقبل الحجر ویقول انی لاعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ما قبلتک متفق علیہ یعنی عابس بن ربیعہ سے روایت ہو کہ کہا اُسنے کہ دیکھا میں نے عمر کو حجر اسود چومتے ہوئے اور کہتا تھا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہی نہ تو نفع پہنچاتا ہی اور نہ نقصان اور اگر نہ دیکھتا میں رسول اللہ کو چومتے ہوئے تو نہ چومتا میں تجھے۔ اس حدیث پر سب کا اتفاق ہی۔ اب دیکھئے یہہ کالا پتھر (جسکو بعض ہندو مکیشور مہادیو کہتے ہیں) بقول خلیفہ عمر کے اپنے چومنے والوں کو کچھ نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ مشرکان عرب کے بت نفع نقصان اپنے پرستاروں کو نہیں پہنچا سکتے تھے تو بھی خلیفہ عمر نے اُسکو چوما اور سب مسلمان جو حج کے لئے جاتے اُسکو ضرور چومتے ہیں اور سنت محمدیہ قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ قرآن میں اس پتھر کا کچھ ذکر نہیں ہی۔ لیکن ہماری سمجھ میں خلیفہ عمر کا یہہ کہنا کہ حجر الاسود اپنے چومنے والوں کو نہ نفع پہنچا سکتا ہی اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہی درست نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ اُسی کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں بصفحہ ۲۱۹۔ ایک اور حدیث پائی جاتی جسکا ترجمہ یہہ ہو کہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے حجر اسود کی شان میں کہ قسم ہو اللہ کی کہ دیگا اُسکو خدا قیامت کے دن دو آنکھیں کہ دیکھیگا وہ اُنسے اور زبان دیگا اُسکو کہ بولیگا وہ اُس سے اور گواہی دیگا اُسپر جنے اُسکو چوما سچے ارادہ سے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے۔ خلیفہ عمر فرماتے کہ اس پتھر کے چومنے والے کو کچھ نفع اور نقصان ہرگز نہیں پہنچتا اور محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حجر الاسود اپنے چومنے والوں کے لئے بروز قیامت خدا کے روبرو گواہ خیر ہوگا۔ اور با اعتقاد چومنے والوں کے لئے اُسکی گواہی بڑی نفع بخش ہوگی اور ریاکاری کے ساتھ چومنے والوں کے حق میں اُسکی شہادت باعث ضرر ٹھہریگی۔ پس کوئی محمدی صاحب بتلائیں کہ ان دونوں صاحبوں [illegible] کا قول صحیح ہی ✦

عہد جدید کی صحت کا بیان

اب ہم آلپس کے پار گذر کے ملک اٹلی میں پہنچتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ اس قدیم زمانہ میں اٹالین کلیسیا کا عہد جدید کیا اور کیسا تھا۔ ہم اس کلیسیا سے تین گواہوں کو طلب

کرتے ہیں۔ انمیں اوّل عہد جدید کی کتابوں کی ایک فہرست ہے جو میوریٹورین قانون کہلاتی ہے اس لئے کہ ۱۷۴۰ء میں شہر میلن میں میوریٹوری نے اُسکو دریافت کیا اور چھپوایا۔ یہہ مفید پُرانا قانون یا فہرست کتب مقدسہ قریب ۱۷۰ء میں لکھی گئی لہذا اُس زمانہ سے علاقہ رکھتی ہے جس کا بیان کیا جاتا۔ یہہ ایک ناتمام تصنیف ہے لیکن ہمارے عہد جدید کی جملہ کتابوں کے لئے صاف گواہی دیتی ہے بجز عبرانیوں یعقوب اور پطرس کے پہلے و دوسرے خطوط کے اور یوحنا کے ۳ خط کے۔ دوسرا گواہ جو ہم اتالین کلیسیا کیطرف سے طلب کرتے ہیں عہد جدید کا پُرانا لاطینی ترجمہ ہے۔ اُسوقت اس قدیم زمانہ میں ایک ترجمہ لاطینی میں اُن عیسائیوں کے استعمال کے لئے ہوا تھا جو یہہ زبان بولتے تھے۔ غالباً شروع میں یہہ ترجمہ شمالی افریکہ میں کیا گیا تھا۔ لیکن اسی زمانہ میں وہ اٹلی میں بھی مروج ہو گیا۔ ہم بعض بہت پُرانے قلمی نسخوں اور لاطینی فادروں کے حوالوں سے جانتے ہیں کہ اسمیں کونسی کتابیں شامل تھیں۔ اسمیں عموماً وہی کتابیں ہیں جو میوریٹورین قانون میں مذکور ہوئی ہیں۔ تیسرا گواہ ہیپولیٹس ہے جسکی خاص تصنیف موجودہ پشت کی یاد میں دریافت ہوئی۔ وہ ایک مُقدم پریسبٹیر اور غالباً روم میں ایک بدعتی بشپ تھا۔ وہ ۲۳۵ء کے قریب عمر رسیدہ ہو کے شہید ہوا۔ ایسا کہ اُسکی بہت عمر زمانہ مذکور میں بسر ہوئی۔ اُسکی بافراط تصنیفات سے ایک خاص کتاب بنانے کے لئے کافی محفوظ رکھا گیا ہے۔ اور اُسکی گواہی میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کامل اور صاف ہے۔ وہ براہ راست یا بوسیلہ پچاس دفعہ سے زیادہ متی سے اقتباس کرتا ہے مرقس سے قریب چھ مرتبہ لوقا سے قریب پچیس دفعہ یوحنا سے قریب پچاس دفعہ اعمال سے سات دفعہ رومیوں سے قریب دس دفعہ پہلے قرنتیوں سے اسیقدر اور اکثر دوسرے خطوط سے اسی مقدار پر جبتک کہ ہم مکاشفات تک پہنچتے جس سے وہ اٹھارہ دفعہ اقتباس کرتا ہے جبکہ ہم ہیپولیٹس کی گواہی پرانے لاطینی ترجموں اور میوریٹورین قانون کے ساتھ ساتھ لیتے ہیں تو ہم ایسے گواہوں کی شہادت پر یہہ نتیجہ نکالنے میں کچھ پس و پیش نہیں کر سکتے ہیں کہ دوسری صدی کے دوسرے نصف میں اتالین کلیسیا کے ہاتھ میں بالاصل یہی عہد جدید تھا جو ہمارے ہاتھ میں ہے ۔

اب ہم یورپ سے گذر کر افریکہ میں پہنچتے ہیں جہاں اٹلی کے مقابل کارتھج کے اندر اور اُسکے آسپاس کے ملک میں جو اب ٹیونس اور الجیریا کہلاتا ہے دین عیسوی کے شروع سے ایک سرسبز کلیسیا موجود رہی تھی۔ یہہ وہ کلیسیا تھی کہ بعدہٗ ایسے اشخاص مثلاً سپرین اور اگسٹین اُسکے بشپوں میں شمار کئے گئے۔ اس زمانہ میں جو زیر نظر ہے وہ کلیسیا ایک شخص کے باعث جو زمانہ کے نہایت نامور عیسائی مصنفوں میں سے تھا فخر کر سکتی تھی۔ ہماری مراد یہاں ٹرٹولین سے ہے جو اعلیٰ لاطینی مصنفوں میں سے اول تھا۔ وہ غالباً قریب ۱۶۰ء کے پیدا ہوا اور ۲۳۰ء کے قریب غالباً اُسنے وفات پائی ایسا کہ اُسکی گواہی ہمارے اُس خاص زمانہ کے لئے کارآمد ہے۔ ہم اُسکو شمالی افریکن کلیسیا کیطرف سے گواہ طلب کرتے ہیں اور اُسکی گواہی نہایت صاف اور کافی ہے۔ اُسکی موجودہ تصنیفات کسی قدر طویل ہیں اور اُنمیں وہ عہد جدید کی سب کتابوں سے حوالہ دیتا یا اقتباس کرتا ہے بجز خطوط فلیمن ۲ پطرس ۲ و ۳ یوحنا کے۔ لیکن چونکہ کوئی چیز دل کو ایسا مضبوط اور روشن نظارہ نہیں دے سکتی جیسا کہ چند اعداد دے سکتے ہیں۔ لہذا یہہ بہتر ہوگا کہ ہم پھر چند اعداد کا بیان کریں۔ وہ متی سے قریب چار سو دفعہ اقتباس کرتا یا اُس سے حوالہ دیتا ہے۔ مرقس سے قریب اٹھی دفعہ۔ لوقا سے قریب پانسو دفعہ۔ یوحنا سے قریب دوسو چالیس دفعہ۔ اعمال سے قریب ایک سو دس دفعہ۔ رومیوں سے قریب ایک سو ساٹھ دفعہ۔ پہلے قرنتیوں سے تین سو پچاس دفعہ دوسرے قرنتیوں سے قریب ایک سو بیس دفعہ اور یوں ہی برابر سب کتابوں سے بجز نہایت چھوٹے خطوط کے جب تلک کہ ہم مکاشفات تک پہنچیں جس سے وہ قریب اسّی دفعہ اقتباس کرتا ہے۔ ایسی گواہی کے لئے کسی شرح و تفسیر کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرٹولین اور شمالی افریکن کلیسیا صاف شہادت دیتے ہیں کہ اُنکے درمیان دوسری صدی کے دوسرے نصف میں یہی ہمارا موجودہ عہد جدید مستعمل تھا ۔

ہم افریکہ کے شمالی کنارے کنارے پورب سمت کو گذرتے ہیں جبتک کہ ہم مصر کے شہر اسکندریہ میں آتے ہیں۔ اس قدیم شہر میں دین عیسوی رسولی زمانہ میں قایم ہو گیا تھا۔ وہاں فی الحال علم الہی کا ایک بڑا مدرسہ موجود تھا جس سے چند مشہور آبا اور مسیحی مُصنف نکلے۔ ہم کو بالفعل اسکندریہ کے مشہور شخص کلیمنٹ سے خاصکر زیادہ مطلب ہے جو اُس مذکور خاص زمانہ میں داخل ہوتا ہے۔ ٹرٹولین کی مانند اُسنے کسیقدر طویل تصنیفات اپنے پیچھے چھوڑی ہیں جنمیں سے اکثر اصل یونانی میں ہمارے زمانہ تک محفوظ رہی ہیں ۔

اُنمیں عہد جدید کی عنقریب ہر ایک کتاب سے اقتباس اور حوالے موجود ہیں بجز بے چھوٹے خطوط کے جیسے کہ فلیمن دوم پطرس اور سوم یوحنا کے۔ وہ متی کی انجیل سے قریب ایک سو اسّی دفعہ اقتباس کرتا یا حوالہ دیتا ہے۔ مرقس سے قریب بیس دفعہ اقتباس کرتا ہے۔ لوقا سے قریب ایک سو دس دفعہ۔ یوحنا سے ساٹھ سے زیادہ دفعہ۔ اعمال سے قریب بیس دفعہ۔ رومیوں سے قریب ایک سو دس دفعہ۔ پہلے قرنتیوں سے قریب ایک سو پچاس دفعہ۔ دوم قرنتیوں سے تیس سے زیادہ دفعہ۔ اور بجز فی الحال مذکورہ بالا خطوط کے وہ باقیماندہ سب سے اسیقدر اقتباس کرتا ہے تاوقتیکہ ہم مکاشفات تک پہنچتے جس سے وہ بارہ دفعہ اقتباس کرتا ہے۔ اس تمام گواہی کا نتیجہ بہت صاف ہے۔ اسکندریہ کی کلیسیا نے جو اُس زمانہ میں نہایت عالم نکتہ دان اور علمی کلیسیا تھی۔ بالیقین دوسری صدی کے دوسرے نصف میں اسی عہد جدید کو مانا جسکو اب ہم اُنیسویں صدی میں مانتے ہیں ۔

(باقی پھر)

غور طلب۔ اے خداوند اس سال اور اُسے رہنے دے شاید کہ پھلے۔ لوقا ۱۳ باب ۸ آیت ۔

مراسلات

سنہ ۱۸۹۰ء

ابکے بھی دن بہار کے یونہیں گذر گئے

سچ ہی بیشک یونہیں گذر گئے۔ افسوس ہزار افسوس ۳۶۵ دن رائیگاں گئے۔ حیوانات تو اپنی خدمات میں معروف رہے۔ بیل نے ہل چلایا۔ گائے نے دودھ دیا۔ پرندے بھی اپنے کاروبار میں لگے رہے۔ نامہ بر نے اپنا کام پیغام رسانی کا پورا کیا۔ بلبل نے چہچہے اُڑائے قمری کی صدائے کوکو جاری رہی۔ چیونٹیوں نے محنت سے جی نہیں چُرایا۔ گدھوں نے بلند پروازی میں کوتاہی نہیں کی۔ نیچر بھی اپنے سب کاموں میں کامیاب رہا۔ موسموں کے تغیر و تبدل ہوا کئے سورج وقت پر نکلا اور غروب ہوا۔ چاند نے آفتاب سے روشنی لینے میں سستی نہیں کی۔ ستاروں نے اپنی چمک دمک خوب دکھائی۔ سیّاروں نے خوب سیر کئے۔ بادل آئے اور برسا کئے۔ غرض کہ فطرت کے کسی کام میں کسر نہیں دکھائی دی۔ بلکہ تمام کاروبار معمولی طور پر چلے گیا۔

اگر دوسری طرف یعنی اپنی جانب دیکھیں کہ آیا جو کام ہمارے سپرد تھے۔ وہ کیسے ہوگئے۔ تو ندامت اور حسرت سے اسکے سوا اور کیا جواب ہو سکیگا۔ کہ۔

ابکے بھی دن بہار کے یونہیں گذر گئے۔

اور ہم نے کچھ نہ کیا۔ ہائے جو کام ہمارے سپرد تھے انمیں سے ایک بھی انجام کو نہ پہنچا۔ سب کے سب ادھورے پڑے ہیں بلکہ بعضوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ وائے بر سیاہ بختی ما۔

اے بے نصیب و بدقسمت اشرف المخلوقات دیکھ لے کہ موجودات۔ حیوانات۔ جمادات۔ مخلوقات۔ سماوی سب نے اپنی اپنی خدمت پوری کی۔ مگر تو نے کیا کیا۔ کیا جس کام کے واسطے خالق نے تجھکو پیدا کیا تھا۔ وہ کام تو نے کیا؟ شاید یہہ تجھکو معلوم بھی نہیں۔ کہ خالق نے تجھکو پیدا کیوں کیا تھا۔ اس کمبخت ہند میں بہت کم لوگ ہیں جنکو اسبات سے آگاہی ہوگی۔ کہ انکی پیدایش کا مدعا کیا ہی۔ کسی ہندو سے کسی آریہ سے پوچھو کہ اسقدر آپکا شور و شر۔ یہہ بتاؤ کہ دنیا میں کیوں آئے۔ کچھ جواب نہ دیسکیگا۔ کیونکہ وہ اس بھید سے ناواقف ہیں۔ مگر ایک عیسائی بچہ سے پوچھا جاوے تو وہ جواب دیگا۔ فرضی باتوں کا بیان کرنا کیا ضرور خیالی تذکرہ کے کیا معنی؟

یہاں ایک عیسائی کی اڑھائی برس کی لڑکی زہرہ بیگم نامی ہمارے پاس کھڑی ہی جسکو ابھی اپنے دائیں بائیں کی خبر نہیں ہم اسی سے یہہ سوال پوچھتے ہیں:-

ہم۔ زہرہ بیٹی بتاؤ تمکو کسنے پیدا کیا؟

زہرہ۔ میں نوں خدانے پیدا کیتا۔ (مجھے خدانے پیدا کیا)

ہم۔ بیٹی خدانے تمکو کیوں پیدا کیا؟

زہرہ۔ اپنی وڈیائی ظاہر کراون لئی۔ یعنی (اپنا جلال ظاہر کرنیکو) یہہ جواب ہی۔ چھوٹی لڑکی کے منہہ سے (خدا اُسکی عمر دراز کرے) پنجابی لہجہ میں کیا بھلا معلوم ہوتا ہی۔ پر افسوس اے بیرسٹرو۔ پلیڈرو۔ اور دوسرے علم والو۔ شرم کرو۔ یہہ علم اور دولت آپکا کس کام آویگا۔ دیکھو چھوٹے بچوں سے خدا اپنی تعریف کرواتا ہی۔ آپکو کچھ خبر نہیں۔ جب جان بوجھکر اندھے اور بے خبر ہو رہے۔ تو پھر کیا علاج اگرچہ آپ اسوقت تک تو عصیاں سے بدمست ہو رہے ہیں مگر تھوڑی دیر باقی ہی کہ نشہ ہرن ہوگا۔ اور آپ ساری چوکڑی بھول جائینگے۔ اسوقت آپکو ہمارا کہنا یاد آویگا کہ ہائے:-

ابکے بھی دن بہار کے یونہیں گذر گئے

اب ہم اپنے ناظرین سے ایک اور سوال پوچھتے ہیں ہماری غرض واقعات دُنیا کے دہرانے کی نہیں صرف فرضی دو باتیں کرنی ہیں۔ سوال یہہ ہی کہ اس گذشتہ سال آپنے اپنے خدا کی خدمت کہانتک کی۔ اور اگر کی ہی تو سچ مچ خدا کی کی ہی یا شیطان کی۔

یہاں پہلا سوال میرا مسیحی بھائیوں سے ہی۔ عزیزو خداوند فرماتا ہی کہ "میں یقیناً جلد آتا ہوں"۔ آپ نے اُسکے آنے کی تیاری میں کیا کچھ کیا ہی۔ کیا آپ نے ایسی کوشش کی کہ وہ سنہ ۱۸۹۰ء میں آجاتا۔ آپ نے شہزادہ عمانوئیل کے راستہ کو درست کیا۔ کیا ٹیڑھی راہ کو سیدھا کیا۔ گڑھوں کو بھر دیا؟ دلدل کو صاف کیا۔ اونچی جگہیں برابر کردیں۔ شاہراہ تیار ہوگئی۔ اب راستہ عمانوایل کے آنے کے لایق ہی؟۔ سچ مچ اگر ایسا ہی تو "دیکھو وہ بادلوں پر آتا ہی۔ اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھیگی"۔

صاف جواب یہہ ہی کہ اسمیں سے ایک کام بھی ہم سے پورا نہیں ہوا۔ یہہ سال تو یونہیں گذر گیا۔ ہم نے صرف اپنے جانے کے واسطے تیاری کی۔ مگر اسکے آنے کی فکر نہ کی۔ کیا پیارے یسوع کی بادشاہت کے آرزومند نہیں ہو؟ ہمارے واسطے شرم کی بات ہی۔ کہ ہم نے اپنے خداوند کی آمد کے واسطے چنداں فکر نہیں کی۔ بیشک اسکی جوابدہی ہمارے سر پر ہی۔ چاروں طرف لوگ اپنے گناہوں میں مسیح کے بغیر ہلاک ہو رہے ہیں۔ اور ہم آرام کی نیند سوتے ہیں۔ یہہ کوئی دانائی اور دینداری کی بات ہی؟ اسبات کا تو آپ نے ضرور خیال کر لیا ہوگا۔ کہ ۹۰ اب پھر نہیں آئیگا۔ کیوں آوے؟ وہ تو اپنا دور پورا کر گیا۔ سست آپ رہے۔ لیکن اب بھی اگر آپ ہمت کریں۔ تو اس ۱۸۹۱ء میں خداوند کا آنا ممکن ہو سکتا ہی۔ ذرا کوشش کرکے رستہ تیار کر دیجئے۔ جسقدر آپ ڈھیل کرینگے۔ اُسیقدر اسکے آنے میں تاخیر ہوگی۔ سو بھائیو ہم پر واجب ہی کہ اس گذشتہ سال کی ندامت کو اس نئے سال میں سعی بلیغ سے دھو ڈالیں۔ روحانی ہتھیاروں سے ہندوستان کے تمام شیطانی قلعے اور راستی کی رُکاوٹیں ڈھا دیں کونے کونے سے ڈھونڈھکر شیطانوں کو نکالیں۔ ہندوستان کی حالت دیکھکر ایمانداروں کے دل میں بہت تسلی ہی۔ کیونکہ

اسکے عیسائی ہونے میں بہت ہی تھوڑے دن باقی ہیں۔ آپ اگر اس سال تن۔ من۔ دہن سے کوشش کریں۔ تو بہت ہی جلد تازگی بخش ایام آوینگے۔ کیونکہ وہ صادق القول ہی آنے میں دیر نہ کریگا۔ وہ اپنے وعدوں میں سستی نہیں کرتا جیسا بعض خیال کرتے ہیں۔ صرف اتنا خیال رکھئے کہ :-

خبر باوشاہت کی کیجب ایگی
یہہ خوشخبری عالم میں دیجائیگی

صرف واعظان انجیل ورسادوں پرہی موقوف نہیں۔ بلکہ تمام عالم میں خوشخبری پھیلانا سب مسیحیوں پر فرض ہی ❊

اب دوسرا سوال غیر مسیحیوں سے ہی۔ کہ آپ نے اپنے مالک کی تیاری کیواسطے کیا کیا۔ کیا آپ نے اپنی حالت کو جانا۔ اور پہچانا۔ کیا آپ نے اس فانی دنیا اور عالم بقا کی نسبت کچھ سوچا۔ غور کیا۔ دھیان کیا؟ جس غرض سے خدا نے آپ کو پیدا کیا۔ اسکو پورا کیا۔ یہہ تو ظاہر ہی ہی کہ نہیں کیا۔ تو پھر بات یہہ ہو کہ کیا اپنے گناہوں کیواسطے کچھ فکر کی؟ اس گذشتہ سال میں کبھی ایک دو منٹ کے واسطے بھی آپ نے توجہ نہ کی کہ ہائے میں برباد ہوا۔ میں نے اپنے خالق کی مرضی کے خلاف گناہ کیا ❊

اے میرے ایسے پیارے اور عزیز نادان ناظرین۔ کیوں آپ کے سر شامت سوار ہو رہی ہی۔ خداوند اب فرماتا ہی کہ" اے اسرائیل اپنے خدا سے ملنے کی تیاری کر"۔ شاید وہ ابھی آجائے۔ یا تجھی کو آج ہی اُسکے پاس جانا پڑے اگر ملنے کے واسطے تیار نہ ہوگا تو کیا کریگا۔ اب موقعہ ہی تیار۔ اگر تو پوچھے کہ کسطرح تیاری کروں۔ تو میں تجھے بتاتا ہوں کہ اس گذشتہ سال میں ایک شخص نے اپنے مالک سے ملنے کی تیاری کی۔ اور جا ملا۔ اور اُسکی خطا بھی بخشی گئی۔ اُٹھ اے پیارے اور جا۔ جا کر مہاراجہ دلیپ سنگھ سے سیکھ اُس سے پوچھ۔ وہ بھی اپنے مالک سے تیری طرح باغی تھا۔ اُسنے بغاوت کا اچھا مزا چکھا۔ اس گذشتہ سال اُسکی آنکھیں کھلیں۔ پروائے بر حال تو۔ کہ تو ابھی تک اسی بغاوت میں خوش ہی۔ حالانکہ بہار گئی۔ خزاں سر پر ہی۔ دلیپ سنگھ نے سمجھا کہ اُسنے حضور قیصر ہند کا گناہ کیا۔ اور تائب ہوا۔ تو نہیں دیکھتا۔ کہ تو نے کیسے حاکم کا قصور کیا ہی۔ ملکہ کو تو صرف پھانسی دینے کا اختیار تھا۔ مگر جسکا قصور تو نے کیا ہی۔ اور جس سے تو باغی ہی۔ اسکو اختیار ہی کہ تجھکو مارے اور مار کر پھر جہنم میں ڈالے۔ ہائے جہنم کے نام سے تجھے خوف نہیں آتا۔ ہائے تو نہیں خیال کرتا کہ تو نے زندہ خدا سے بغاوت کی ہی۔ باغی کا بُرا حال ہوگا۔ کلام اللہ صاف فرماتا ہی کہ "زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا بڑا ہولناک ہی"۔ کیونکہ "ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہی"۔ اُٹھ اے نادان اُٹھ اپنے مالک سے ملنے کی تیاری کر۔ فضول خرچ تائب بیٹے کی مانند اُس رحمان اور غفور خدا کے حضور جا کر اتنا کہدے کہ :-

"اے باپ میں نے آسمان کا اور تیرا گناہ کیا ہی اور اب اس لایق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں"

وہ بخشنے اور معاف کرنے پر قادر ہی۔ کیونکہ تیرے ہی بچانے کی خاطر اُسنے اپنے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا۔ جو کنواری سے پیدا ہو کر تیری خاطر اے باغی اور گنہگار تیرے ہی بدلے صلیب پر کھینچا گیا۔ دیکھ اُسکے رحم اور پیار کو۔ اور پھر اپنی بغاوت اور نالایقی پر بھی غور کر۔ سچ تو یوں ہی کہ جبتک تو اپنی پلیدگی اور بُری حالت کو نہ دیکھیگا تجھکو اُسکی رحمت کی قدر مطلق معلوم نہ ہوگی۔ اُٹھ سوچ لے۔ کہ تجھے خدا کے حضور جانا ہی۔ اب اس نئے سال میں تیار ہو جا۔ آج ہی اُٹھ کھڑا ہو۔ اور اُسکے حضور چلا آ۔ پکار۔ رو۔ زاری کر۔ وہ رحیم تجھے بخشیگا۔ خبردار۔ دیکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سال کے آخر بھی یہی کلمہ تیرے مُنہہ سے نکلے۔ کہ :-

اگلے بھی دن بہار کے یونہیں گذر گئے

بلکہ یوں کہو۔ جب خداوند تجھے بلاوے تو کہدے۔ کہ :-

"اے خداوند فرما تیرا بندہ سنتا ہی"

دیکھ اے بھائی تو مایوس نہ ہو۔ ایک گنہگار اپنے بیشمار گناہوں کو دیکھکر اور مسیح کی نجات کا خیال کرکے حیران ہوتا ہی۔ اسلئے شکر کرتا اور بڑی دلسوزی سے اسطرح دُعا مانگتا ہی ❊

دُعا

آہ ابتک نہیں تیری رحمت کی انتہا
پہنچی اس انتہا کو شرارت کی انتہا

ابتک وہی عنایت پدری کرم تو دیکھ
باوجود ہی یہہ میری بغاوت کی انتہا

ایسی نجات اور مجھ ایسے کے واسطے
اللہ رے تیرے رحم و محبت کی انتہا

تعزیر ایک گنہہ کی سزائے سقر ہی جب
جسکے نہیں ہی درد و مصیبت کی انتہا
ق
اور تو نے میرے سارے گناہوں کیواسطے
جسکی نہیں شمار میں کثرت کی انتہا۔
ق
اُلفت تو دیکھ اپنے بدن پر سہی سزا
کیا ہوگی اُس عذاب کی شدت کی انتہا

میں کس زبان سے شکر سپاس ادا کروں
کس دل میں لاؤں اس تیری اُلفت کی انتہا

جلوہ دکھا دے اور میں کچھ چاہتا نہیں
جبتک نہ ہووے ظلمت فرقت کی انتہا

آزاد کر ز حبس شیطان زراہ فضل
تا دیکھوں میں گناہ و عقوبت کی انتہا

راقم آپ سبکا حقیقی خیر خواہ
واعظ
ڈیرہ نانک

جنڈیالہ

ویڈنگ سی دم کا بقیہ

ممبروں کی پہلی میٹنگ میں پنڈت سر و صارام صاحب مہتمم جنگی آفس ایک ہندو ممبر نے مضمون سُنایا جو اسطرح پر تھا کہ :-

ہمارا شکریہ

بڑے شکر کا مقام ہے کہ اس چھوٹے سے قصبہ میں ریڈنگ روم کھل گیا۔ جسکی بابت اس قصبہ میں کبھی خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ قایم ہوگا۔ کیا یہہ اس قصبہ کے لوگوں کی کوشش کا نتیجہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ جناب سرچشمہ فیض مس پارسلی صاحبہ کی مہربانی ہے۔ جو ہم لوگ بھی ایسی بہا نعمت سے بہرہ یاب ہوئے اگر ہم اپنے آپ کو اسکے دایمی طور پر حاصل کرنے کے لایق بنا دینگے تو یقین ہے کہ یہہ پودھا دن بدن بڑھتا جاویگا۔ جیسا کہ اسکے کھلنے سے ابتک ترقی ہوئی۔ ممبران کو اسکی بہبودی میں بدل ساعی ہنا ریڈنگ روم کی ترقی کا باعث ہوگا۔ آج یہہ مجمع اسکے ہونہار ہونے اور ترقی کے لئے عمدہ ثبوت و نمونہ ہے۔ جوں جوں ترقی دیکھی جاتی ہے اسیقدر اسکے سامان عمدہ اور مفید بڑھائے جاتے ہیں۔ اور اگر لوگوں کا شوق اسیطرح رہا۔ تو یہہ نیا درخت کسی دن بڑے پھیلاؤ میں ہوکر اپنے شیریں پھل سے تمام باشندگان جنڈیالہ خاصکر تعلیم یافتہ لوگوں کو فیضیاب کریگا۔ میں اپنے مضمون کو طویل کرنا پسند نہیں کرتا لیکن وے صاحب جنہوں نے اس کام میں سرگرمی دکھلائی اسکی بنیاد ڈلوائی اور ابتک جنکی ذات کے سبب یہہ ترقی ہو رہی ہے میرے شکریہ کے مستحق ہیں ❖

انہیں صاحبوں نے دوسری میٹنگ میں ایک اور مضمون سُنایا جو اسطرح پر تھا کہ:-

ہمارے ملک کے ترقی کے اسباب

جہانتک کہ دیکھا گیا ہے کل دنیا ہمیشہ ایک ہی حالت میں نہیں رہتی۔ کسی وقت کوئی ملک عروج میں ہوتا ہے اور پھر دوسرے وقت زوال میں۔ یا برعکس اسکے ایک وقت زوال کا ہوتا ہے اور دوسرا وقت ضرور عروج کا۔ کسی زمانہ میں جسکو انیس سو برس گذرے ہونگے اہل انگلستان بالکل وحشیانہ حالت میں تھے۔ یہاں تک کہ کپڑا بھی نہیں پہنتے تھے۔ اور اب یہہ حالت ہے کہ کل روئے زمین کے ملکوں سے ہر ایک بات میں سبقت لے گئے ہیں۔ اور ہمارا ہندوستان جو کسی زمانہ میں علم و ہنر کا منبع تھا۔ اسکی حالت جواب ہے سب پر روشن ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں اہل انگلستان کی تشریف آوری سے نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپ میں جو آج کل علم و ہنر ہے وہ سب اسی کان کے دُر ہیں یعنی ہندوستان میں سے دوسرے ملکوں میں لے جائے گئے ہیں۔ جس سے کہ ہندوستان کی سابقہ حالت کا عروج صاف عیاں ہوتا ہے ❖

اسمیں شک نہیں کہ یوروپ کے لایق عالموں اور دانشوروں نے بہت کچھ انکو فروغ دیا۔ اب سوچنا چاہیے کہ یوروپ کی ترقی اور ہندوستان کی تباہی کے سامان کیا ہیں۔ تواریخوں کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ یوروپ کی ترقی کا بڑا سبب ایک ہی مذہب کا ہونا ہے کیونکہ جبتک مختلف مذاہب کے بت پرست لوگ تھے۔ اسوقت تک تباہی اور جہالت کی حکومت تھی۔ اور علم و ہنر کا نام و نشان نہیں تھا لیکن جب سے لوگ ایک خیالات کی پیروی کرنے لگے اور علم نے اپنا گھر اسی جگہہ بنا لیا تو سگ نفاق دم دبا بھاگ نکلا۔ ادھر ہندوستان میں مختلف مذہب ہو گئے اور نفاق نے بھی ساتھ ہی ڈیرے جمائے۔ جس سے بیچارے علم و ہنر خانہ بدوش ہوکر ممالک غیر میں تشریف لے گئے۔ اگرچہ اہل یوروپ کی منت و سماجت سے اپنے پُرانے مسکن میں انکے آنے کے ارادے ظاہر ہوتے ہیں اور مدرسوں اور کتبخانوں اور مختلف علوم کے کالجوں کا کھلنا یونیورسٹیوں کا قایم ہونا جو محض انگلستان کی بدولت ہوا اور جسکا شکریہ ہمارا ملک کسیطرح ادا نہیں کر سکتا گویا انکے آنے کے واسطے پیش خیمہ ہے۔ جس سے اُمید ہو گئی ہے کہ ایسا زمانہ ضرور آویگا کہ ہمارے ملک کو وہ عروج بلکہ اس سے بھی بڑھکر نصیب ہوگا۔ کیونکہ بنیاد جو رکھی گئی ہے اسکا نتیجہ یہی ہونا چاہئے۔ البتہ ایک مذہب کا ہونا ہندوستان میں ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں مسیحی بھائیوں کے استقلال اور ہمت سے یقین ہے کہ وہ کام مشن ضرور پورا کرینگے۔ جسکے واسطے کئی ایک نیک آدمی کوشاں ہیں۔ ہمارے قصبہ کیواسطے جو کوشش ان مسیحی بھائیوں نے کی ہے اور کر رہے ہیں وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ اگرچہ اب کرسچن مشن کا کوئی علمی مکتب جاری نہیں ہے جس سے کہ اس قصبہ کے لوگوں کی علمی حالت بمقابلہ اُس زمانہ کے جب مشن ہماری دستگیری کر رہا تھا بہت ہی ابتر ہے۔ لیکن ریڈنگ روم اور ہسپتال کا وجود موجود ہونا انکی دربادلی کا عمدہ ثبوت ہے۔ ریڈنگ روم کی ترقی کیواسطے ہمارے مسیحی بھائیوں کی توجہ اگرچہ بہت ضروری ہے اور اُنہوں نے اپنی کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ لیکن ہم لوگوں کی ہمت اور کوشش کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ یہہ کام بہت آدمیوں کا ہے۔ آخر میں جناب مس پارسلی صاحبہ کا دل و جان سے شکریہ کرنے کے بعد دُعا کرتا ہوں کہ یہہ نیا درخت جسکی باغبان جناب مس صاحبہ ممدوحہ ہیں ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہے ❖

(اچے ہو رہی)

راقم ــ نارووالیہ

جنڈیالہ

بڑے دن کی خاطر امرتسر بٹالہ اور تودیانہ وغیرہ سے وہ مسیحی جمع ہوئے جنکا اس جگہہ کے ساتھہ کچھہ تعلق تھا اور تعداد میں سب ملکر ۳۷ ہو گئے ❖

۲۵- تاریخ کی صبح کے ۳ بجے چند مسیحی بازاروں اور اپنے بھائیوں کے گھروں میں جاکر مسیح کی پیدایش کے گیت گاتے ہوئے مشن احاطہ میں چلے گئے جہاں سے باقی کے مسیحی مشنری لیڈیاں اور دیسی بیبیاں انکے ساتھہ شامل ہو گئیں۔ اور وے سب ملکر ۶ بجے صبح تک گیت گاتے رہے۔ اور مس پارسلی صاحبہ نے مختصر سی تقریر کی ❖

صبح کی بندگی گرجا میں ہوئی۔ مولوی نورالدین صاحب نے

وعظ کیا اور اُس آسمانی نور کا بیان کیا جو دُنیا کو نورانی کرنے کے واسطے آیا تھا +

شام کے وقت مس صاحبان نے سب مسیحیوں کی دعوت کی۔ بعد اسکے چند اشخاص نے ملکر لوگوں کو خوش کرنے کے واسطے ایک تماشا کیا جسمیں یہہ دکھلایا گیا کہ پولیس کے لوگ کسطرح لوگوں کو بیفایدہ دق کرتے ہیں۔ اور بعض میونسپل کمیٹیوں کی کارروائی کسطرح سے ہوتی ہی +

اسکے بعد دوسرے کمرے میں ایک بادشاہی تخت پُرتکلف سجا ہوا تھا جہاں کہ ہماری قیصر ہند وکٹوریہ تشریف لائیں۔ اور آتے ہی ہماری شہنشاہ نے ایک سپیچ دی جسکا مطلب یہہ تھا کہ "بہت مدت سے ہمارا ارادہ تھا کہ اپنے مقبوضہ ہندوستان کو دیکھیں آج ہماری یہہ خواہش پوری ہوئی اور ہم تمہیں جو ہماری رعیت ہو تیرے دن کے سبب مبارکبادی دیتے ہیں +

چونکہ یہہ سپیچ انگریزی زبان میں تھی اسلئے مس پارسلی صاحبہ نے اُردو میں ترجمہ کرکے سُنایا +

پھر قیصر ہند نے اپنے دست مبارک سے ان سب لوگوں کو جو حاضر تھے انعام تقسیم کئے +

بعد اسکے دیر تک گیت گاتے رہے +

دوسرے روز یہاں کے مسیحی ڈاکٹر نے مسیحیوں کی دعوت کی پھر شام کے وقت پادری ویڈ صاحب نے امرتسر سے تشریف لاکر ریڈنگ روم میں میجک لالٹین کا تماشہ دکھلایا۔ دیکھنے والے سیکڑوں آدمی موجود تھے +

راقم۔ نارووالیہ

ضروری سوال و صلاح

مسیحی ناظرین کیا آپ نورافشاں کا فیل رکھتے ہیں؟ اگر نہیں رکھتے تو یقین ہی کہ سنہ ۱۸۹۱ء سے اس کا فیل ضرور رکھینگے اور دیکھینگے کہ وہ کسقدر کارآمد ہی + ایڈیٹر

منقولات

ولیعہد زار ہند میں

ہزامپیریل ہائینس ولیعہد زار اپنے قیام کو ذرا سا وسیع فرماتے ہیں۔ کیونکہ وہ گھاٹوں کو روز روشن میں دیکھا چاہتے ہیں۔ اس لئے اُنکا ۲۵ دسمبر کرسمس کی صبح کو روانہ ہونا ممکن نہیں ہی آج صبح وہ کئی بڑے بڑے مقامات کا ملاحظہ فرمائینگے اور شام کیوقت پُرانے گورنمنٹ ہوس کی پارٹی میں شامل ہونگے بعد دوپہر کا پروگرام لارڈ ہیرس کو امید سے ایک روز زیادہ یہاں رکھیگا۔ اور کارے یا مہنشا کا جانا ضرور ملتوی رہیگا۔ مگر گذشتہ رات کے بال تک اسکا کچھ فیصلہ نہیں ہوا تھا +

ہزامپیریل ہائینس کی ظاہری نمائش

بمبئی گزٹ ولیعہد صاحب کو ایک قوی ہیکل وسیع شانہ دار جوان بتاتا ہی۔ جنکا قد ۵ فیٹ ۸۔ انچ ہی۔ اور کہتا ہی کہ انکو کسیقدر تعجب ہوا جب اُنہوں نے اپنے آپ کو اسقدر دلچسپی کا مرکز پایا۔ اپنی سیاہ تیز آنکھوں کے ساتھ جو ظاہرا انکے رنگ کی شمالی خوبصورتی اور زردی مایل موچھوں کو زیب دیتی ہیں۔ اُنہوں نے غور سے اُن شکلوں کو دیکھا جو اُنکے روبرو تھیں۔ انکے زرد وردی کوٹ کے اندر ریچھ کا چمڑہ اور مختصر سا سُرخ پوستین تھا۔ اور سیاہ چست جامہ پر طلائی لیس کا عجیب و غریب سوزنی کام کیا ہوا ہی تھا جسمیں بوٹ اُنکی یونیفارم کی رونق کو دوبالا کرتا ہی۔ امپیریل گارڈ کے افسروں کی پوشاک قابل دید ہی اُنکی خودوں پر ملمع یا چاندی کے دوسرے عقاب ہیں۔ جو انکے قد و قامت کو مزین کرتے ہیں۔ اور وہ جسمانی ہیئت میں کوئن کی لائف گارڈ کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ کل رات کے بال میں جو مسٹر س لی وارڑنے دیا ہزامپیریل ہائینس لیڈی ہیرس کے ساتھ ناچے +

ایک عجیب معاملہ

ولیعہد زار کی نسبت ایک دلچسپ معاملہ بیان کیا جاتا ہی۔ اس ہفتہ میں پولیس حزم و احتیاط سے اپنے فرایض کو انجام دے رہی ہی۔ کیونکہ بعض مشتبہ لوگوں کا جنمیں روسی بھی ہیں۔ اِدھر اُدھر پھرنا بیان کیا جاتا ہی۔ کل صبح جب ہزامپیریل ہائینس بندر سے روانہ ہونے لگے تو ایک اجنبی شخص نے پولیس سے گذر کر اس گاڑی کیطرف جانیکی کوشش کی جسمیں حضور گورنر اور ولیعہد سوار تھے اسکو پیچھے کھڑے رہنے کو کہا گیا۔ مگر وہ زیادہ تر تیز ہوا۔ چونکہ پولیس نے اسکی بولی نہ سمجھی اس لئے اُنہوں نے اپنے افسر مسٹر نیونہم کو آواز دی مگر آخیر میں ثابت ہوا کہ وہ ہمارے شاہی مہمان کا ہرکارہ تھا۔ جو ہزامپیریل ہائینس کی ڈاک لیکر آیا اور اُسنے اپنے تیز ہونے کی وجہ بیان کی کہ اس وقت وہ جلد چٹھیاں حوالہ کیا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں ہزامپیریل ہائینس چٹھیوں کے نہ پہنچنے سے سخت دق ہو رہے تھے۔ مسٹر نیونہم نے معذرت پیش کی اور چٹھیاں پولیس سے واپس لیکر ہرکارہ کو دیگئیں +

آج دس بجے رات کے ولیعہد زار وکٹوریہ سٹیشن سے جنوبی سفر پر روانہ ہوئے اور چونکہ ۷ کو بمبئی میں ایک روز زیادہ ٹھہرنا پڑا ہی اسلئے اب کاربلی غاروں کو نہیں دیکھ سکینگے اور سیدھے نندگانوں کو تشریف لیجائینگے۔ آج ہز ہائینس کچھ نہیں کرینگے۔ اگر مناسب ہوا تو ٹور آف سائیلنس (مینار سکوت) کا ملاحظہ فرمائینگے۔ حضور گورنر ولیعہد ممدوح کی روانگی پر سپیشل ٹرین میں ویرام گام کو جائینگے۔ جہاں ۳۱ ماہ حال تک قیام فرماینگے وہانسے کیپ احمدآباد میں پہنچکر پھر ہزامپیریل ہائینس سے جا ملینگے اور ۴ تاریخ تک گودھرا اور تلام ریلوے لین کے کام کو شروع کرنیکے لئے قیام فرمائینگے۔ اور سنیچر کے روز بمبئی کو واپس تشریف لائینگے +

کرسمس کے روز ولیعہد ممدوح کی روانگی پرائیوٹ قسم کی ہوگی تعظیمی گارڈ اور افسر موجود نہیں ہونگے +

واقعات اور رائیں

پنجاب مشن نیوز ناقل ہے کہ مقام اورنبرگ ملک روس سے ایک چٹھی موصول ہوئی جسمیں راقم نے پادری مولوی عمادالدین صاحب کے اُن مذہبی مباحثوں کی کتابیں طلب کی ہیں جو ہندوستان کے محمدیوں کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ درخواست کنندہ گریک چرچ کا ایک مشنری ہے۔ جو تاتاری محمدیوں میں انجیلی خوشخبری دینے کے کام پر مامور ہے۔ یہہ بیان کرنا زیادہ مفید ہے کہ مشنری موصوف مولوی رحمت اللہ کے ایک رفیق کا بیٹا ہے۔ مولوی رحمت اللہ کے نام سے اکثر ہندوستانی واقف ہونگے جو فتح دہلی کے بعد اُس مشہور بحث کرنیوالے رفیق کے ساتھ مکہ کو بھاگ گیا تھا +

ایک ہمعصر لکھتا ہے۔ سرٹی مادھوراؤ اور دیوان بہادر رگھناتھ راؤ قریبی رشتہ دار چچازاد بھائی ہیں۔ سر مادھوراؤ نے توسن کے لحاظ سے اپنے خیالات بدلے۔ آپ کسی زمانہ میں اسکے موافق تھے کہ رضامندی کی عمر قانوناً بڑھائی جائے۔ اب آپ خلاف ہیں۔ دیوان رگھناتھ راؤ ہمیشہ سے اپنے ارادہ پر قایم ہیں۔ دونوں بھائیوں میں اخباری بحث شروع ہوئی۔ سرٹی مادھوراؤ نے لکھا کہ خود اہل ہنود کوشش کرینگے کہ رضامندی کی عمر بڑھائی جائے۔ تعلیم سے روز بروز فایدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس سرکار سے مدد کی خواہش بیکار ہے۔ اسپر دیوان صاحب نے کیا خوب لکھا ہے "جناب بھائی صاحب آپ تین ریاستوں میں حکومت کر چکے ہیں۔ تین چھوٹے چھوٹے ملک آپکی حکومت میں رہ گئے ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مدبر اور تعلیم یافتہ ہیں آپ کیا کر سکے ہیں۔ جب پوتی کی شادی ہوئی تو اُسکا سات سال کا سن تھا۔ دس سال سے کم عمر میں خاوند کے حوالہ کی گئی جب کوشش کی کہ دو تین سال لڑکی اور رکی جائے تو والدین نوشہ نے سختی کی۔ اور باوجود آپکی تدبیر کے انگریزی دانی و ریاست کے آپ اپنی غرض میں کامیاب نہیں ہوئے تو اور کون ہو سکتا ہے" دیوان رگھناتھ راؤ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ثابت کر دے کہ تیرہ برس کی عمر میں لڑکی کی شادی خلاف شاستر ہے تو وہ فوراً آریہ (اہنشم) مذہب سے دست بردار ہونگے۔ شاستر میں تیرہ برس سے کم سن لڑکی سے صحبت ہونا گناہ کبیرہ ہے پھر اگر قانون میں ترمیم کیجائے تو کیا قباحت ہے +

صغیر سنی کی شادی کا ایک نتیجہ جسکا اشارہ دو ہزار برس گذرے مشہور یونانی فلاسفر ارسطو نے کیا یہہ بھی ہے کہ ایسی شادی سے لڑکیاں بہ نسبت لڑکوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہیں +

دھرم جیون ناقل ہے کہ انگلینڈ کے لوگوں میں ہند کی بہتری کیواسطے کسقدر خواہش دیکھی جاتی ہے۔ اسکا اندازہ جنرل بوتھ کی ایک تقریر سے ہو سکتا ہے جو کہ انہوں نے حال میں لنڈن کے ایک جلسہ میں کی۔ اسمیں اُنہوں نے فرمایا کہ اسوقت ہندوستان میں کسقدر مشنری ہیں؟ قریب ایک ہزار کے۔ اب یہہ تعداد ایک لاکھ کے قریب ہونی چاہئے۔ اگر انگلستان کی کلیسیائیں مکتی فوج کے اصولوں پر چلیں تو وہ اپنے دس ہزار نوجوان فوراً ہندوستان کو بھیج سکتی ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ "آہ کس غضب کی خواہش ہے" کیا خود ہندوستان کے باشندوں میں بھی اپنے ملک کو بچانے کے لئے اسقدر زور دار خواہش ہوتی ہے؟ وہ اس ملک کی بھلائی کے لئے قربان ہونیوالوں کو کوسنا اور ستانا تو جانتے ہیں مگر کیا وہ اسکی بھلائی کے لئے کچھ ہاتھ پیر بھی ہلانا جانتے ہیں؟ +

جنوبی بنگال کے ایک قصبہ میں کسی ہندو نے درگا پوجا کی تقریب پر اپنے یورپین اور دیسی دوستوں کو شامپین پارٹی دی۔ اسنے بنظر اصلاح یہہ کارروائی کی کہ درگا دیوی کی مورتی کے محاذ میں اور بالکل نزدیک میز بچھائی جسپر انگریزی رکابیاں چُنی ہوئی تھیں۔ اُسکے متعصب پڑوسی کسی ایسی صحبت کے لاحق ہونے کے منتظر ہیں جو دیوی اسپر نازل کریگی +

آج کل محمدیوں میں اس بات پر بڑی سرگرم بحث ہو رہی ہے کہ آیا مسلمانوں کو سود لینا یا دینا جایز ہے یا نہیں۔ اکثروں کا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ نے سود کو منع نہیں کیا بلکہ ربا کو منع کیا ہے۔ سود کا منع ہونا صرف مولویوں کی تنگ مزاجی کا نتیجہ ہے۔ بغیر سود لئے دیئے اس زمانہ میں کام نہیں چل سکتا اس مسئلہ کے حل کرنیکے لئے جالندھر میں ایک انجمن بنام محقق الربا قایم ہوئی ہے۔ ہم نتیجہ کے منتظر ہیں کہ دیکھیں اسلامی پبلک اس امر میں کیا قطعی فیصلہ کرتی ہے +

انگلستان میں ایک لکچر کے دوران میں بیان کیا گیا کہ جنگ شدید کے موقعوں پر تمام ریلوں پر مسافروں اور مال تجارت کی آمد و رفت قطعی روک دیجائے اور بجائے اسکے سپاہی اور فوجی سامان ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا جائے۔ ہم اُمید کرتے اور دُعا مانگتے ہیں کہ ایسا وقت اہل ہند کو دیکھنا نصیب نہ ہو۔ لیکن اگر ہوا تو سب سے پہلے فوجی خدمت ہی ریلوں سے لیجائیگی اور رعایا کا حق نہ ہوگا کہ اس امر میں کچھ چون و چرا کرے +

کوہ نور رقمطراز ہے کہ آسمانی چیزوں پر مقدمہ بازی ہوتے لوگوں نے نہیں سُنا ہوگا۔ مگر فارسٹ سٹی سے اس قسم کی ایک خبر آئی ہے کہ وہاں حال میں ایک شہاب گرا۔ اُسکے کچھ ٹکڑے لوگوں نے چُن لئے جنمیں سے ایک ٹکڑا ایک سوداگر کو بکا۔ جس شخص کی زمین میں شہاب گرا تھا اُسنے اُس ٹکڑے کا کچہری میں دعویٰ کیا ہے۔ یہہ قانون کا ایک نازک مسئلہ ہے کہ کوئی آسمانی چیز کسی کی زمین میں گرے تو اُسکا مالک کون ہوگا اور قانوندان حضرات نہایت دلچسپی کے ساتھ اس مقدمہ کے فیصلے کے منتظر ہیں +

اخبار انگلشمین لکھتا ہے کہ گورنمنٹ بنگال کو جب یہہ خبر ملی کہ کانگریس کے منڈوا میں داخل ہونے کے واسطے سرکاری ملازموں کو ٹکٹ بھیجے گئے ہیں تو تمام سیکرٹریوں اور اُن کے ماتحت ڈیپارٹمنٹوں کے افسروں کے نام سرکولر بھیجے گئے

کہ بروئے احکام گورنمنٹ ہند سرکاری ملازموں کا ایسے مجمعوں میں شامل ہونا ہرگز مصلحت نہیں ہے۔ اور انکا ایسے مجمعوں کی کارروائیوں میں حصہ لینا بالکل ممنوع ہے*

کوکب ہند مخبر ہے کہ بمبئی کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن میں خاصکر یوروپئین و انگلو انڈین نوجوان ہی شریک ہیں لیکن فی الحال ایک سرگرم کارگذار ایسوسی ایشن مسٹر جیمس میدوس نے جو ایک بڑے کارخانہ دار ہیں درخواست کی ہے کہ اس ایسوسی ایشن کے ممبران بذات خاص کوشش کریں اور تعلیم یافتہ نوجوان ہندوں کو اسمیں شامل ہونیکی ترغیب دیں۔ یہہ ایک عمدہ خیال ہے اور اگر دفاداری کے ساتھ اسپر عملدرآمد ہوا تو یقیناً عمدہ نتیجہ ظہور میں آئیگا*

ولایت کے ایک اخبار نے عجیب خبر لکھی ہے۔ کہ نارتھمبرلینڈ کے ڈیوک ایک بڑے بھاری دولتمند ہیں انکو جب کہیں جانیکی ضرورت ہوتی ہے تب وہ ریل کی تھرڈ کلاس گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔ ریل کے ملازموں نے انہیں چڑانے کے لئے ایک دن جس گاڑی میں وہ بیٹھے تھے اسمیں چند میلے کچیلے مزدوروں کو لا بھرا۔ دوسرے سٹیشن پر گاڑی پہنچتے ہی آپ نے اُن لوگوں کو اوتار اپنے پاس سے روپیہ دے فسٹ کلاس میں بٹھلا دیا۔ مسٹر گلیڈسٹون مشہور وزیراعظم انگلستان ہمیشہ تھرڈ کلاس ہی میں سفر کرتے ہیں۔ کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ تھرڈ کلاس میں کیوں بیٹھتے ہیں تو جواب دیا کہ ناچار۔ ریل میں چوتھا درجہ ہی نہیں ہے*

بعض اخبارات کی رائے ہے کہ گداگری کو قانوناً جرم قرار دیا جائے اور گدائی پیشہ اشخاص کے لئے کوئی اور پیشہ محنت وغیرہ نکالا جائے۔ یہہ رائے البتہ واجب التسلیم ہے۔ اگر ایسا ہو تو ملک افلاس اور تکلیف سے بچ جائیگا*

وزیرالملک کی رائے درست ہے کہ صرف دریوزہ گروں کو ہی منع نہ کیا جائے بلکہ ہندوستان میں جسقدر گدائی پیشہ اقوام ہیں سب کو قانوناً گدائی سے روکا جائے ہر ایک ملک اور ضلع کے مناسب زراعت حرفت صنعت میں لوگوں کو لگایا جائے تو عام لوگ ایسے گداگروں کی دھینگامشتی سے نجات پائینگے۔ اور شادیوں وغیرہ پر فضول خرچی سے بچینگے۔ ایسے لوگوں کا شمار جدید مردم شماری سے گورنمنٹ کو معلوم ہو جائیگا*

بقول آفتاب پنجاب صوبہ جات اودھ و الہ آباد میں بچارے آنریری مجسٹریٹوں کی قسمتیں چند عجب بگڑی ہیں یہہ عاجزاب کسیطرح بھی بچتے نظر نہیں آتے۔ لوکل سلف گورنمنٹ کو یقین ہوگیا ہے کہ انکی عدالتوں میں عدل و انصاف کے برخلاف سفارشوں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ پہلے یہہ تجویز تھی کہ آنریری مجسٹریٹ تنہا اجلاس نہ کیا کریں بلکہ جسطرح صوبہ پنجاب میں بنچ کا اجلاس ہوتا ہے وہاں بھی ہوا کرے۔ اسپر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہہ تدبیر بھی کافی نہ ہوگی۔ کیونکہ ایک آنریری مجسٹریٹ دوسرے کے برخلاف ہرگز رائے نہ دیگا۔ لہٰذا اب یہہ تجویز در پیش ہے کہ میونسپل کمشنروں کیطرح آنریری مجسٹریٹ بھی تین برس کے لئے میعادی مقرر ہوا کریں اور اگر اس عرصہ میں اُنکے کام میں نقص نظر آئے تو آئندہ معزول ہوکر بجائے اُنکے دوسرے لوگ مقرر ہوجایا کریں*

موضع لہلی خورد ضلع شاہپور میں ایک باپ بیٹے کے درمیان مدت سے عداوت چلی آتی تھی۔ اتفاقاً ۲۲ اکتوبر کو باپ اکیلا ایک کوٹھری میں اپنے فرزند دلبند کے ہاتھ آگیا اس بدبخت نے کلہاڑی سے اپنے والد بزرگوار کی خدمت کرکے کام تمام کیا۔ اب وہ ناہنجار پولیس کے پنجہ میں گرفتار ہے*

ہمارے نامہ نگار جلالپور جٹان ضلع گجرات سے لکھتے ہیں کہ یہاں ایک محمدی عالم تین چار روز ہوئے بتلاش شادی خود وارد ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ نقد و زیور اپنے ہمراہ لائے تھے ایک ملاقاتی کے ہاں امانتاً رکھدیا۔ دوسرے روز وہ شخص کچھ زیور گرو رکھنے کے لئے کسی دوکاندار کے پاس لے گیا۔ عالم موصوف کو گمان گذرا کہ یہہ میرا زیور گرو رکھآیا اس لئے اُس سے اپنا زیور طلب کیا تو امین نے انکار کر دیا ہوا لکیا۔ وہ اُس زیور کو کپڑے میں باندھے ہوئے ایک مسجد میں جو میاں میلا کے نام سے مشہور ہے۔ نماز مغرب ادا کرنیکو گئے اور اپنی زیور کی گٹھری مصلیٰ کے نیچے رکھکے وضو کرنے لگے لیکن آنکھ گٹھری کیطرف لگائے رہے۔ بعد فراغت وضو حضرت امام بنکر نماز پڑھانے لگے۔ اول و دوم رکعت کے رکوع و سجود تک بدستور گٹھری زیر نظر رہی تیسرے سجدہ سے سر اُٹھا کر دیکھا تو گٹھری ندارد۔ وہیں اپنی اور اہل جماعت کی نیت توڑ کر شور و غل مچانے لگے کہ ہائے میں لُٹ گیا۔ بہت شور و غل کیا مگر گٹھری کا پتہ نہ لگا۔ پولیس کو خبر دی اور جماعت نماز گذار گرفتار کی گئی۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔ مگر تاحال کچھ سراغ نہ ملا۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے*

ناظرین گذشتہ نمبر میں ایک ہندوستانی مسیحی بی بی کے خوفناک قتل کی خبر سُن چکے ہیں۔ یہہ مقدمہ اب کوتوالی سے عدالت میں چالان کیا گیا ہے۔ ابوالحسن۔ عبدالواحد اور عبدالرحمٰن ملازم عبدالواحد مثل مجرمین جناب حافظ سید احمد رضا خان کے اجلاس میں لائے گئے۔ گواہوں سے ہنڈی والے جھٹکے والے ایک بڑھئی اور ایک شخص مرزا قاسم اور مقتولہ کی لڑکی سماۃ حشمت کے اظہار لئے گئے۔ بقول جریدہ روزگار عبدالواحد کی نسبت کوئی وجہ ثبوت پیش نہ ہوا سوائے ایک حشمت کے جسنے صرف عبدالواحد کی شناسائی ظاہر کی۔ دوسروں سے ابوالحسن کی شناسائی ہوئی۔ غرضکہ مقدمہ کی شنوائی ایک ہفتہ کے بعد قرار پائی۔ ملزم پانچہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہیں اخبار حیدرآباد ریکارڈ نے عدالت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے وجوہ قایم کرکے یہہ درخواست کرتا ہے کہ صاحب رزیڈنٹ کو ضرور ہے کہ وہ اس مقدمہ کو اپنے علاقہ میں منتقل کرلیں اور پوری پوری تحقیقات کریں۔ ہماری رائے میں حیدرآباد ریکارڈ کا حملہ عدالت پر درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ محمدی حکام ملزموں کی رعایت نہ کریں۔ درحالیکہ

ملزم معزز اشخاص گنے جاتے اور اُنکے رشتہ دار ملازم باعزت دربار حیدرآباد کے ہیں۔ اور بیچاری مقتولہ ایک مسیحی عورت تھی بہرحال ہم نتیجہ کے منتظر ہیں ❊

روس کی سلطنت۔ ایک روسی امیر نے اپنی سرگذشت کا بیان لنڈن میں شایع کیا ہی۔ جب وہ بارہ برس کا تھا تو گرفتار ہوا اور ایک قلعہ میں قید کیا گیا صرف اس شبہ میں کہ وہ سلطنت کے طریقہ انتظام کو پسند نہیں کرتا جب تین ایک برس پیچھے تحقیقات ہوئی تو وہ بری ہو گیا کیونکہ کوئی جرم اُسکی نسبت ثابت نہ ہوا تاہم پھر کچھ عرصہ بعد اسی بدگمانی کے باعث قید ہوا۔ ایک چھوٹی کوٹھری میں رہنا پڑا جسمیں دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے اٹھارہ گھنٹے اندھیرا رہتا تھا کوئی اُسکے پاس جانے نہ پاتا تھا۔ اور نہ مجبس سے بھی بات کرنیکی اجازت نہ تھی۔ جب سات برس اسیطرح گذر گئے اُسکی طاقت گویائی بہت کم ہو گئی اور قریب تھا کہ وہ پاگل ہو جائے۔ اسکے بعد وہ جلاوطن ہوکے تیرہ برس سیبیریا میں رہا اور وہاں سے بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ بھاگ کے انگلستان میں پہنچا۔ اور اب لنڈن میں سلامتی کے ساتھ رہتا ہی۔ اگر روس کی سلطنت اس ملک میں ہوتی تو بقول ہمارے بہتیرے کلکتے اخبار نویسوں کو اپنا راگ بدلنے یا سیبیریا کی سیر کرنے کی ضرورت ہوتی ❊

آریہ ورت ناقل ہی کہ ایک دولتمند تاجر ممبر پارلیمنٹ از جانب مینچسٹر بنام مسٹر شوان تین روز تک لکھنؤ میں قیام پذیر رہے۔ انکو وہ مقامات دکھلائے گئے کہ جنکو ہر ایک نووارد شخص تعجب اور حیرت کے ساتھ لکھنؤ میں دیکھتا ہی۔ مگر نہ تو لیڈی صاحبہ اور نہ خود مسٹر شوان جیسا کہ اُنہوں نے متواتر ملاقاتوں میں بیان کیا اس غرض سے ہندوستان یا آئے ہیں کہ صرف مکانات عالیشان ودیگر دیکھے جائیں بلکہ اُنکی غرض ہی کہ ملک کو اصلی حالت میں دیکھیں۔ ایک مقام پر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک لڑکا باجرے اور مرچی کی روٹی کھا رہا تھا۔ مسٹر موصوف کی نگاہ پڑ گئی۔ آپنے کچھ لڑکے کو دیکر روٹی لے لی اور اُس سے کہا کہ تم مٹھائی کھانا میں اس روٹی کو ولایت لیجاؤنگا۔ مسٹر شوان اور میم صاحبہ کی رائے ہی کہ اب انگلستان میں تمام زور اسی بات پر دیا جائے کہ ہندوستان پر جو لوگ حکومت کرتے ہیں اُنکی تنخواہیں کم ہوں۔ اور جب تنخواہیں کم ہوں تو ملک کا خرچ بھی کم کیا جائیگا۔ اور جب خرچ کم ہوگا تو کچھ ضرورت نہیں کہ غریب پیسے جائیں ❊

دور بین ناقل ہی کہ بنگلور پوسٹ کا ایک نامہ نگار سانپ کے کاٹنے کے علاج سے جو نہایت سہل اور کم خرچ ہی ہمیں اطلاع دیتا ہی۔ وہ لکھتا ہی کہ اُسکے مختلف کتوں میں سے ایک کو اُسکی پچھلی ٹانگ پر پھندار سانپ نے کاٹ کھایا۔ جس زخم کو اُسنے فوراً کاٹ کر مٹی کے تیل سے خوب اچھی طرح دھو دیا بلکہ اچھی طرح مل دیا۔ جس کا نتیجہ نہایت ہی حیرت دہ ہوا یعنی زہر کی شکل زرد رنگ کے ڈورے کیطرح ہو گئی جسکو باسانی زخم میں سے کھینچ لیا گیا۔ اس تجربہ کے بعد ہی کتا چند گھنٹوں میں اچھا ہو گیا اور اُسکی صورت سے کوئی علامت سانپ کے ڈس جانے یا زہر کے اثر ہو جانیکی نہ پائی جاتی تھی۔ بیشک یہہ ایک نہایت عجیب وغریب علاج ہی لیکن چونکہ یہہ سہل اور کم خرچ ہی اس لئے یہہ امر ضروری نہیں کہ ہم اسے نہ مانیں۔ یا محض ڈھکوسلا تصور کریں۔ بہرحال ہم منتظر ہیں کہ اگر کوئی اس علاج کو عمل میں لائے تو وہ ضرور ہمیں اطلاع دے ❊

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے منتظموں نے حکم دیا ہی کہ اُنکے سٹیشنوں پر چھابڑی والوں سے محصول وصول کیا جائے۔ یعنی سودا بیچنے کا ٹھیکہ نیلام کیا جائے اور جو بڑھتی بولی دے اُسکو یہہ کام دیا جائے۔ وہاں کا اخبار لکھتا ہی کہ اس سے ریلوے کو اگرچہ خفیف منافع ہوگا لیکن اس منافع کا نقصان سو دو سو کے ساتھ مسافروں پر پڑیگا۔ چھابڑی والے ضرور اس محصول کی کسر خریداروں سے نکالینگے۔ اور ایک پیسہ کی چیز کے چار پیسے کماوینگے۔ یہہ واجب نہیں ریلوے کے حکام کو مسافروں کی آسایش و آرام کا خیال رکھنا چاہئیے جب اس ٹھیکہ کی بدولت سٹیشنوں پر سودا بیچنے کا کام ایک دو آدمیوں میں محدود کر دیا گیا تو لاریب وہ لوگ اس خصوصیت کا حسب دلخواہ فائدہ اُٹھائینگے۔ اور مسافر لوگ ان اُسترے کے مونڈے جائینگے لکھنؤ کا اخبار اس تجویز کی زور سے مخالفت کرتا ہی لیکن اُمید نہیں پڑتی کہ یہہ مخالفت کارگر ہوگی ❊

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

امریکہ میں ایک برقی دہ نالی بندوق ایجاد ہوئی ہی جس سے فی سکنڈ ڈیڑھ ہزار فیر ہو سکتے ہیں۔ اور وہاں جہازی توپیں بھی بجلی کی طاقت ہی سے چلائی جاتی ہیں ❊

سیلون میں عربی پاشا مصری قیدی کی صحت عمدہ بیان ہوئی۔ ڈاکٹروں نے رپورٹ کی کہ آب وہوا ناموافق نہیں ہی۔ بدلی نہ ہوگی ❊

ڈاکٹر کاچ کے علاج سے نہ صرف سل کی بیماری رفع ہوتی بلکہ مرض برص کو بھی مفید ہی۔ اسپین میں کئی مبروص اس علاج سے اچھے ہو گئے۔ عجیب نسخہ ہی ❊

جرمن کے ڈاکٹر کوچ موجد علاج سل نے اپنے لئے سرکاری امداد نامنظور کی۔ جرمن کے ایک ساہوکار برلن نے ڈاکٹر موصوف کو ترقی علاج کے لئے دس لاکھ مارک دیا ہی ❊

مسٹر شنلی سیاح افریکہ نے اپنے ہمراہی انگریزوں پر جو الزام لگائے اُنکی تردید کی گئی۔ ہمراہیان سیاحت افریکہ زندہ نہیں ہیں ❊

انگلستان کے ڈاکخانوں میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی روزگار پاتے ہیں۔ کوچبان اور مزدور تک ہر صبح چٹھیاں اور اخبارات پڑھتے نظر آتے ہیں ❊

سلطان روم نے حکم دیا ہی کہ جرمنی کے ڈاکٹر کوچ نے جو علاج تپ دق کا نکالا ہی تین چار اطبائے عثمانی جاکے اُس طریقہ علاج کو اُنسے سیکھیں +

قسطنطنیہ میں جو جدید محتاج خانہ کھلنے والا ہی اُسمیں علاوہ مسجد کے ایک گرجا بھی بنائے جانے کی تجویز ہی - اسکا کل تخمینہ پانچ لاکھ روپیہ کیا گیا ہی +

دولت عثمانیہ کی یہہ کارروائی قابل تعریف ہی کہ کل مدارس کے نام ایک حکمنامہ جاری کیا گیا ہی کہ سکول میں کوئی لڑکا بھرتی نہ کیا جائے جبتک ڈاکٹر کا باضابطہ سرٹفکیٹ نہ پیش کرے کہ اسکے ٹیکا لگایا جاچکا ہی +

حضور ڈیوک آف کیناٹ کو جے سی آئی کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا - اور جاپان کے شہزادہ کو بھی انگلستان کیطرف سے یہی خطاب عطا کیا گیا +

لنڈن سے ایک جدید اخبار انگریزی اور یونانی زبان میں شایع ہونیوالا ہی - ہر نمبر میں ۲۰ صفحہ ہونگے - اور اِس اخبار کا نام میسس ہوگا +

ایک ریلوے ٹرین جسمیں سترہ سو شاہی عرب سپاہی سرحد بلگیریہ سے سفر کر رہے تھے کہ سڑک کی شکستگی کی وجہہ سے ریل گر گئی اور چالیس مسافر مرگئے +

افریکہ سے پرتگالیوں اور انگریزوں کے درمیان پھر چھیڑ چھاڑ کی خبریں آنے لگی ہیں - پرتگالی کہتے ہیں کہ انگریزوں نے ہمکو پہلے چھیڑا ہی اور ہمارا جھنڈا گرا دیا ہی - یہی الزام انگریز اُنکو دیتے ہیں +

ہالینڈ کے بادشاہ نے ۲۳ ماہ گذشتہ کو انتقال کیا - ڈچ قوم نے ملکہ ولہیلمینا کو اپنی ملکہ منظور کر لیا ہی کیونکہ مرحوم بادشاہ کا کوئی فرزند نرینہ نہ تھا +

خبر آئی ہی کہ لنڈن میں جسقدر برف اسسال پڑی ہی گذشتہ ۴۰ سال کے عرصہ میں کسی سال میں بھی نہیں پڑی +

اُمید کیجاتی ہی کہ ولیعہد زار ۱۳ جنوری کو پنجاب کے دار الخلافہ میں وارد ہونگے - اور دو روز لاہور میں قیام کرکے حضور لفٹنٹ گورنر کے ہمراہ امرتسر کو جائینگے +

سنگھہ سبہائے ناقل ہی کہ یورپ میں سانپ اور شیر وغیرہ بجلی کی قوت سے پکڑے جاتے ہیں - اور ہندوستان میں اگر رشوت خور بھی بجلی کے اثر سے پکڑے جائیں تو بہتر ہی +

ہندوستان میں ۱۸۹۰ء میں ۶۴۵۶ سیونگ بینک تھے جنمیں ۴۰۳۱۸۴ آدمیوں کے حساب تھے اور کل ۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ۷ ہزار روپیہ جمع تھا جنکا سود ۲۷۱۹۵۷ دیا گیا +

مصر میں تمام عدالتوں پر ایک انگریز صاحب جنرل انسپکٹر مقرر فرمائے گئے ہیں اور یقین ہی کہ عدالتوں کا انتظام آیندہ کو عمدہ طور سے انجام پاویگا +

حیدرآباد کے دربار سالگرہ حضور نظام پر اہم اُمرا اور عہدہ داران اور شرفا کو خطاب جنگی اور دولائی اور ملکی سے سرفراز فرمایا گیا +

ولیعہد زار بمبئی سے احمد آباد - جودھپور - اجمیر - جیپور ہوتے ہوئے الور کو تشریف لیجائینگے - وہاں سے دہلی امرتسر لاہور پشاور وغیرہ پنجاب کے نامی مقامات کی سیر کرینگے +

بمبئی کی وکٹوریہ تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹروں پر فحش گیت گانے کے جرم میں ماتحت روپیہ جرمانہ ہوا - ان ہندو عورات کے لئے جو بیاہ شادیوں میں فحش گیت گاتی ہیں ممانعت کیجائے تو بہتر ہوگا +

اجمیر میں بمقام چلہ پیران پیر وہاں کے خدام میں جو فساد ہوا تھا اس مقدمہ میں غلام علی مدعی پر ماحصہ اور گلزار علی مدعا علیہ پر ماحصہ روپیہ جرمانہ ہوا +

بمبئی کے امتحان ایل ایل بی میں ۹۳ - اُمیدوار بیٹھے تھے جنمیں سے ۲۹ پاس ہوئے باقی سب کے سب فیل ہوگئے +

بمبئی میں گذشتہ سال میں ۱۱ ہزار ۷ سو ۳۲ مدرسے جاری تھے جنمیں ۵ لاکھ ۴۸ ہزار ۸ سو ۵۳ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے تھے +

کالی گھاٹ مندر میں مہاراجہ نیپال نے مُرصع جڑی آنکھیں مرصع بجواہر قیمتی کئی ہزار روپیہ چڑھائی تھیں اُنکو ایک پانڈے نے چُرانا چاہا مگر عین چوری کے وقت پکڑا گیا +

کلکتہ یونیورسٹی کی مالی حالت اسطرح بیان ہوئی ہی کہ آخر ۱۸۸۸ء میں ۳۰ ہزار روپیہ ذخیرہ میں جمع تھا ۱۸۸۹ء کے آخر میں صرف ۱۲ ہزار رہگیا +

للت پور کا مشہور ڈاکو سروپ سنگھہ مع دس ہمراہیوں کے قتل کیا گیا - باوجود اس انجام کے ڈاکو عبرت نہیں پکڑتے اور اکثر اطراف سے ڈاکہ زنی کی خبریں آتی رہتی ہیں +

ڈاکٹر پینٹیکوسٹ صاحب جو امریکہ سے تشریف لائے اور کلکتہ میں لکچر دے رہے ہیں اُنکے لکچروں کو سننے کے لئے صاحب لوگ اسقدر جمع ہوتے ہیں کہ مکان کے دروازوں کے پاس کھڑے ہونے کو بمشکل جگہہ ملتی ہی +

لکھنؤ سیرامپور ریلوے کا انتظام سال رواں سے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے سے نکال کے روہیلکھنڈ کمایوں ریلوے کے متعلق کیا جائیگا +

دہلی کالکا ریلوے کے افتتاح کی جو خبر تھی کہ یکم جنوری کو کھلے گی اُسکی نسبت معلوم ہوا کہ لائن یکم فروری ۱۸۹۱ء سے پہلے نہیں کُھل سکتی +

شہر متھرا کے قریب ایک معزز ہندو جنٹلمین کندن لال اور پانچ عورتوں اور ایک شش سالہ بچہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا - ہزار روپیہ نقد اور اسباب اُنکا لیکر بھاگ گئے +

آگرہ میں ہندو مسلمانوں میں نااتفاقی چلی جاتی ہی - ہندوؤں نے حضور وایسرائے کو ایام دورہ آگرہ میں ایک عرضداشت گذرانی جسمیں حکام ضلع اور نواب لفٹنٹ گورنر کی بھی شکایت کی گئی ہی +

صوبہ مدراس کے مقام کوکاناڈا میں وہاں کے سب جج ماناوجیا نامی جرم رشوت ستانی میں ماخوذ ہو گئے ہیں ✦

ریاست رامپور کی کونسل نے مرادآباد ٹنکاوٹ کی ڈاک گاڑی جاری کردی ہے اس سے مسافروں کو بہت آرام مل گیا ✦

دربار میسور نے اپنے علاقہ قلمرو میں کئی ایک نئے شفاخانے قایم فرمائے ہیں ہسپتال اسسٹنٹوں کی ضرورت درپیش ہے ✦

ڈھاکہ واقع صوبہ بنگال میں میونسپل انتخاب کے جلسہ میں اُمیدواران ممبری میں بڑا جھگڑا ہوا۔ ایک شخص سخت مجروح ہوا۔ بہت سی فوجداری نالشیں دایر ہیں ✦

شاہجہانپور میں جن لوگوں نے رام لیلا کے سنگھاسن پر پتھر پھینکے اور گرفتار تھے وہ رہا کردیئے گئے۔ ہندو لوگ شاکی ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہوا ✦

کوئیٹہ میں ریلوے سڑک سیلاب سے ٹوٹ گئی بنگالہ میں کئی دیہات بہہ گئے۔ دمودر کا بند ٹوٹ گیا جسکے صدمہ سے بہت گاؤں تباہ ہو گئے ✦

لاڈوہ میں شفاخانہ کی تعمیر کے لئے لالہ رجنا داس ساہوکار نے ایک قطعہ زمین معہ چاہ و دوکنان واقع اراضی مذکور دیا منظور کیا۔ عنقریب شفاخانہ تعمیر ہوگا ✦

افسوس کی خبر ہے کہ لاہور کے مشہور اخبار کوہ نور پر بقول آفتاب پنجاب مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی دایر ہو گیا۔ اس مقدمہ میں ڈاکٹر صاحب بخش مستغیث ہیں ✦

چھاؤنی انبالہ میں بدمعاشوں نے غارتگری کی سہولیت میں یہہ نیا نسخہ ایجاد کیا ہے کہ ساتھ ہی آگ بھی لگا دیتے ہیں ✦

ملتان میں ایک عورت کو کسی شخص نے دھوکہ سے آبادی کے باہر لے جاکے قتل کرڈالا۔ اور اُسکے تمام زیورات اُتار کر رفوچکر ہو گیا ✦

تار کی خبریں

سینٹ پیٹرسبرگ ۲۸ دسمبر یہاں انمیں سے دو مریض فوت ہو گئے ہیں۔ جنکا ڈاکٹر کوچ کے مجرب سے علاج ہو رہا تھا ✦

پیرس ۳۰ دسمبر مسٹر اکٹیو فیولٹ مشہور فرانسیسی مصنف و ڈراما نویس راہی مُلک بقا ہوا ✦

لنڈن ۳۱ دسمبر کل رات شہر کے کوئن وکٹوریہ سٹریٹ میں آگ لگی جس سے ولش چرچ اور دیگر عمارات جلکر خاک ہوئیں نقصان کا تخمینہ ۳ لاکھ پونڈ کیا گیا ✦

نیویارک ۲۸ دسمبر امریکن رسالہ نے انڈین چیف بگ فٹ اور ڈیڑھ سو امریکن کو گرفتار کیا ✦

آج اُسی ضلع میں لڑائی ہوئی جسمیں جانبین کا بہت نقصان ہوا کئی امریکن افسر بھی کام آئے ✦

نیویارک ۳۰ دسمبر پورکوپائن کریک میں امریکن مردوں بچوں اور عورات کی ہلاکت سے علی العموم جوش پھیل رہا ہے بیرونجات کے متوطن مارے خوف کے جنگی کمپوں کو بھاگے جاتے ہیں ✦

آج ۳۰۔ امریکن نے پائن ریج ایجنسی کے قریب سامان حرب کی ٹرین کے پہرہ والوں پر حملہ کیا۔ اور سب ہلاک ہوئے ✦

سنگرور ۳۰ دسمبر آج خالصہ کالج کا ڈپوٹیشن مہاراجہ جیند کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جنہوں نے نہایت دریادلی سے ۸۱ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔ ابھی بہت چندوں کے ملنے کی اُمید ہے ✦

بمبئی یکم جنوری ولیعہد کل شام حیدرآباد سے واپس تشریف لائے اور ریلوے سٹیشن پر کھانا تناول فرماکر احمدآباد کو روانہ ہوئے۔ آج صبح بڑودہ کے قریب شکار کھیلنے کے بعد شام کو احمدآباد میں رونق افروز ہونگے ✦

لنڈن ۲۸ دسمبر ریجنٹ پارک اور نائیٹس برج بارکوں میں کل ۲۷ کی رات کو نقب لگی اور ۱۲ سو پونڈ کا اسباب نقصان ہوا ✦

لنڈن ۲۹ دسمبر سکاٹلنڈ کی ریلوں پر آمد و رفت پھر جاری ہوگئی ہے۔ اب ملازم ریلوے احاطوں میں آباد کئے گئے ہیں۔ اور پولیس انکو مفسدوں سے محفوظ کر رہی ہے ✦

الہ آباد ۳۱ دسمبر کوہاٹ کے جنوب میں میرانزئی ملک میں جو مہم ہونیوالی ہے اسمیں غالباً دو سوار باٹریاں نیٹیو انفنٹری کی ۲ رجمنٹیں اور ایک دستہ رسالہ شامل ہوگا۔ کرنل لاک ہارٹ کمانڈنگ افسر سرحدی فوج پنجاب اُسکے منتظم ہونگے۔ اور اسکا آغاز ۱۵ جنوری تک ہوگا ✦

لوکل

۲۹ و ۳۰ تاریخ دسمبر کو آریہ سماج لودیانہ کی انیورسری کے پرجوش جلسوں میں مختلف باتوں پر لکچر ہوتے رہے۔ پروسشن نے بھی دھوم دھام کے ساتھ گشت کیا۔ لالہ امراؤ سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج کی حسن انتظامی کے باعث سال گذشتہ کی نسبت اس دفعہ سُنا گیا کہ سب باتوں کا باقاعدہ انتظام ہوا۔

گذشتہ ہفتہ میں دھرم سبھا کا بھی جلسہ ٹھاکر دوارہ نوہریاں میں دو تین روز تک ہوتا رہا۔ مورتی پوجا کا منڈن اور نیوگ کا کھنڈن گنیش پوجن اور وید کا پروسشن سب کچھ ہوا۔ فریقین میں خوب تشمشیرے بدلائی لکچروں میں ظہور میں آئی۔ سچ تو یوں ہے کہ دھوبی گھاٹ نہ تیلی گھاٹ۔ ایک کی موگری ایک کی لاٹ۔ والی مثل فریقین پر صادق آرہی ہے ✦

مسیحیوں کی جماعت سال نو کی عبادت کے لئے گرجا میں فراہم ہوئی۔ پادری نارمن صاحب نے ایک موثر وعظ کیا۔ الہٰی حمد سرائی اور دعائیں جوش و خروش کے ساتھ

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم دایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا